سوال

(198) جذعۃ (کھیرا) جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء اہل حدیث مسئلہ مندرجہ ذیل میں وہوہذا : اب تک جماعت اور علماء اہل حدیث کا عمل درآمداس پر رہاہے کہ ادنت جانور کی قربانی غلط اورناجائز ہے ے مگراب ایک اہل حدیث مولوی نے فتوی دینا شروع کردیا ہے کہ سال بھی سال سے زائد کاخصی جواپنے گھر کا ہو بلا دانتہ پھر بھی بلاریپ وشک قربانی کیا جاسکتا ہے اور ثبوت میں فتاوی نذیریہ پیش کرتے ہیں اورمرعوب کرنے لئے جناب میاں صاحب کانام لیتے ہیں کہ تماعلمائے اہل حدیث کے استاذہیں اورانہوں نے یہ فتوی دے رکھا ہے ے توپھر جائز ہونے میں کیا کلام ہوسکتا ہے ۔ اورعوام اپنی سہولت کے پیش نظر ادنت ہی کی قربانی کرنے لگے ہیں حالاں کہ یہ مولوی صاحب ایک مدرسہ کے ناظم ہیں اوراپنے ے اشتہار میں مسئلہ یوں لکھتے ہیں : قربانی کا جانوردانت والاہونا چاہیے یعنی : اس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر دوسرے دانت نکلے ہوں جب یہ اشتہاران کے سامنے پیش کیا گیا توکہنے لگے کہ : اشتہار میں توایسا ہی لکھا جائے گا لیکن مسئلہ لوگوں کویوں بتلایا جائے گا۔

آپ سے التجا ہے کہ شرعا جوحکم تحریر کریں فتاوی نذیریہ پیش نظر رکھتے ہوئے لکھیں کہ جناب میاں صاحب نے ایسا فتوی کیوں دیا؟ نیزایسے درخے مولوی کی کون سی بات مانی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حنفیہ کے نزدیک قربانی کے جانور میں عمر کا اعتبار ہے دودھ کے دانت گرنے کا لحاظ نہیں ہے اس لئے ان کے نزدیک ایک سال کے بکرے دوسال کی گائے بھینس پانچ سال کے اونٹ کی قربانی جائز ہے اگرچہ وہ دانت ہوں لیکن حق وصواب یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں دودھ کے دانت (دندان پیش) کے گرنے اوراس کی جگہ پردوسرے دانت کے نکلنے کااعتبار ہے عمر اورسن کا لحاظ نہیں ہے اس لئے ادنت بکرے گائے اونٹ کی قربانی جائز نہیں ہوگی خواہ ان کی عمر کچھ بھی ہو۔

تمام اہل لغت شراح حدیث اصحاب غریب الحدیث ابن الاثیر الجزری ابن قتیبہ زمخشری ازہر فیومی مجدالدین فیروز آبادی جوہری صاحب لسان العرب صاحب تاج العروس مطرزی حنفی صاحب المغرب ابن سیدہ اصمعی ابوزیدالانصاری ابوزیدالکلابی ابوعبید ابن عبدالبر زرقانی داودی ابوالولیدالباجی حافظ ابن حجر صاحب صراح سندی حنفی ابن عابدین شامی حنفی شیخ شیخ عبدالحق دہلوی حنفی دمیری وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے کہ مسنہ اورثنیہ ایک چیز ہے اوراس کا معنی ہے وہ جانور جس کےاگلے دونوں دانت ثنایا دندان پیشین) گرچکے ہوں ۔ پس قربانی کے جانور میں دندان پیشین کے گرنے کا ہی لحاظ ہوگا عمر کا اعتبار نہیں ہوگا اورچوں کہ واقع میں ایسا ہوتا ہے کہ بکرے کے دودھ والے اگلے دونوں دانت اس وقت گرتے ہیں ۔ جب وہ ایک برس کاہوکر دوسرے برس میں داخل ہوچکا ہوتا ہے اورگائے کے تیسرے برس میں اوراونٹ کے چھٹے برس میں داخل ہونے کے بعد گرتے ہیں جیساکہ صاحب

لسان العرب جوہری ابن سیدہ فیومی صاحب صراح وغیرہ لکھتے ہیں : ویکون ذلک (ای القا الثنیة) فی الظلف والحافر فی السنة الثالثة وفی الخف فی السنه السادستة (وفی المعزفی الثانیة) اس لئے بعض لوگوں کواس سے یہ غلط فہمی ہوگی کہ قربانی کے جانور مسنہ اور ثنی کے معنی ومفہوم مین عمر کا لحاظ ہوگا۔ حالاں کہ ان اصحاب لغت کا مقصود مسنہ اور ثنی کا معنی بیان کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے مفہوم کے تحقق کا غالبی وقت وزمانہ کا بیان کرنا مقصود ہے اوردندان پش کے گرنے میں موسم اورآب وہوااور محل وقوع کا کافی دخل ہے اختلاف آپ وہواوموسم کی وجہ سے یہ دانت ایک ہی قسم کے جانور میں بہت آگے پیچھے گرتے ہیں اس لئے وقت بیان کرنے میں یہ اصحاب لغت ویکون ذلک فی الظلف الخ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اوراس لئے ان کے درمیان وقت کے بیان کرنے میں اختلاف بھی ہے اورچنانچہ کچھ لوگ ثنیہ کی عمر ذوات ظلف وحافر دونوں میں تیسرا سال بتاتے ہیں اور مطرزی حنفی صاحب المغرب ذوات ظلف میں تیسرا سال اورذوات حافر میں چوتھا سال بتاتے ہیں۔

بہر حال قربانی کے جانور میں عمر کا لحاظ غلط فہمی پر مبنی ہے اور حنفیہ میں صاحب ہدایہ وغیرہ نے اس بارے میں تقلید جوکچھ لکھا ہے اسی غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں اورفتاوی نذیریہ میں محولہ فتوی بھی اسی ناقص تحقیق پر مبنی ہے اہل حدیث کسی بڑے سے بڑے عالم کے غیر تحقیقی اوربے دلیل فتوی وقول کوقابل عمل نہیں سمجھتے سولا میں مذکور مولوی صاحب کالپنے تحریر فتوی کے خلاف لوگوں کوزبانی فتوی دینا اس کی شناعت ایک عامی اور غبی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 398

محدث فتویٰ